بسم اللہ الرحمن الرحیم

25 Jun,2009

ایک قاری کا معصوم سوال

ہماری ویب سائٹ وزٹ کرنے والے ایک قاری نے بڑی معصومیت سے سوال کیا ہے کہ میں نے اپنے دوستوں کو اس ویب سائٹ کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ مرزائیوں اور صوفیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں ہی اللہ کی محبت کی بات کرتے ہیں اور دین کے اصولوں سے انحراف کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اُنہوں نے اپنے اُس مہربان کے الفاظ ہمیں فارورڈ کیے جو درج ذیل تھے:

”علماء کی گوھر شاھی (مدظلۂ العالی) کے ساتھ کوئی ذاتی جنگ نھیں ھے. گوھر شاھی (مدظلۂ العالی)نے مرزا غلام احمدقادیانی کی طرح صرف اللہ کی محبت کی بات کی ھے. مرزا غلام احمد قادیانی بھی یھی کھتا ھے ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی کے لئے نھیں“.وہ(سیدنا ریاض احمد گوھر شاھی مدظلۂ العالی) بھی یھی کھتے ھیں کہ اگر کوئی شخص اللہ سے محبت کرتا ھے تو وہ کسی بھی مذھب میں ھے وہ کامیاب ھے اور اسلام یا اسلام کے ارکان نماز روزہ زکوٰۃ کی کوئی خاص ضرورت نھیں .اور ساتھ یہ بھی کھتے ھیں کہ پھلے جتنے اولیاء کرام گزرے ھیں وہ بھی اس اصول پر کاربند تھے .نعوذ باللہ“

ہم یہ بتادیں کہ قادیانی اللہ کی محبت کی بات نہیں کرتے۔ وہ تو سراسر بے ادب اور گستاخ ہیں۔ جبکہ ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں۔ اور اس کے ساتھ ہی کچھ اقتباسات جو سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہٗ لعالی کی کتاب ”روحانی سفر“ میں بیان کئے گئے اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے:

” سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اورکچھ وھابیت کا اثر ھو گیا “.

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی سچائی کا اس سے بڑا مظہر کیا ہوسکتا ہے کہ اُنہوں نے یہ تسلیم کیا کہ غلط سوسائٹی کی وجہ سے مجھ پر یہ (بُرے) اثرات ہو گئے تھے اور مخالفین نے جملے کا دوسرا حصہ نہیں لکھا کہ ”الحمدللہ! یہ اثرات اب پر زائل ہو چکے ہیں“۔ یہ فقرہ بذاتِ خود بتاتا ہے کہ وہ قادیانیوں اور وہابیوں دونوں کے عقائد کو غلط سمجھتے ہیں۔ ہاں وہابیوں کو اس بات پر ضرور دُکھ ہونا چاہیے کہ وہابیت کے اثرات کیوں دور ہوگئے اور حضرت گوہر شاہی نے مرزائیوں اور وہابیوں کو ایک ہی کیٹیگری میں کیوں رکھا۔

نیز ”دین الٰہی“ کو پڑھے بغیر وہ ایک نئے دین کی اختراع کا پراپیگنڈہ کرتے ہیں جبکہ دین الٰہی میں کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن وحدیث (شریعت) کے خلاف ہو۔

غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے اسی طرح کے سوالات کئی اور ذہنوں میں بھی آسکتے ہیں اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم مرزائیوں کے عقائد کے بارے میں اچھی طرح سے حوالوں کے ساتھ وضاحت کر کے یہ بتادیں کہ وہ اللہ کی محبت کی بات نہیں کرتے ہیں نہ وہ ادب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہیں۔ جبکہ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہٗ العالی نے تو محبت کے ساتھ ادب کی بات کی ہے، حضور پاک ﷺ کا ادب، آلِ رسول ﷺ کا ادب، تمام انبیائے کرام اور اولیاءِ کرام کا ادب اور اپنے معتقدین و مریدین کو تاکید فرمائی ہے کہ شیطان نماز پڑھنے والوں کو ذکر سے روکتا ہے اور ذکر کرنے والوں کو نماز سے روکتا ہے۔ کامیاب وہ ہوتا ہے جو دونوں پر عمل کرتا ہے۔ شریعت اور طریقت دو پر ہیں جن سے پرندہ پرواز کرتا ہے ورنہ ایک سے پھڑ پھڑاتا رہے گا پرواز نہیں کرسکتا ہے۔

تمام اولیائے کرام اور صوفیاء تو سراپا ادب ہوتے ہیں اور صرف اللہ سے ہی نہیں بلکہ اللہ کی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں۔

جب کہ مرزائیت محض بے ادبی اور گستاخی ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ مرزا کی گستاخیوں کے کچھ نمونے، نہ چاہتے ہوئے نہایت دِلی تکلیف کے ساتھ، اس لیے پیش کر رہے ہیں کہ سب کو معلوم ہو سکے کہ ان کے عقائد کیا ہیں۔ اور جو علماء سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مد ظلہُ العالی کی تعلیمات کو اس سے ملاتے ہیں وہ کس قدر بد دیانتی کا دانستہ ارتکاب کر رہے ہیں اس کا اندازہ آپ خود کریں:

مرزائیوں کی گستاخیوں کے نمونے

(نقلِ کفر، کفر نہ باشد: معاذ اللہ تعالیٰ)

اللہ کی شان میں گستاخی

1۔ مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ 'اسلامی قربانی' میں لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود (قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ (مرزا) عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے''۔ (ص ۱۲)۔

جس سے رجولیت کی طاقت کا اظہار ہو، ظاہر ہے کہ اُسے حمل قرار پائے گا۔ تو اس کے متعلق مرزا قادیانی نے خود لکھا کہ:

''میرا نام ابنِ مریم رکھا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینہ کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ بس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا''

(کشتی نوح ص ۴۶۔۴۷، مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰ ج ۱۹)

حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی:

2۔ ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے، اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول (ﷺ) سے بھی بڑھ سکتا ہے''۔

(اخبار الفضل، قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

3۔ ''میری وحی کے مقابلے میں حدیث مصطفیٰ کوئی شئے نہیں''۔

(اعجاز احمدی ص ۱۱۲ مصنف مرزا قادیانی)

4۔ ''جو حدیث میرے خلاف ہے اسے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دو''۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ مرزا قادیانی)

5۔ ''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں صرف قصّوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے، جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتا نہیں لگتا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳۔ روحانی خزائن ص ۳۵۴ ج ۲۱)

6۔ ''ہر ایک نبی کو اپنے استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود (قادیانی) کو تو تب نبوت ملی جب

اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوگیا۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

7۔ " آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی (آباؤ اجدادکی) مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے، اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے"۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۱ ج ۱۱)

8۔ "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا"۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۰ ج ۱۱)

9۔ "نہائت شرم کی بات ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب 'طالموذ' سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے"۔

(حاشیہ انجام آتھم ص ۶، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۰ ج ۱۱)

10۔ "مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں، ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں جیسے بہرا اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں، ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے"۔

(نور القرآن حصہ دوم ص ۱۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۹۲۔۳۹۳ ج ۹)

حضرت یوسف کی شان میں گستاخی:

11۔ " پس اِس اُمت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف (حضرت یوسف علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے قید سے بچالیا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۹ مندرجہ روحانی خزائن ص ۹۹ ج ۲۱)

امام حسنؑ و امام حسینؑ کی شان میں گستاخی:

12۔ " اورانھوں نے کہا......کہ اس شخص (مرزا) نے امام حسنؑ اور حسینؑ سے اپنے تیئں اچھا سمجھا، میں کہتا ہوں کہ ہاں............اور میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا"

(اعجازِ احمدی ص ۵۲، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۶۴ ج ۱۹)

13۔ " اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمھارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے"۔

(اعجازِ احمدی ص ۸۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۳ ج ۱۹)

14۔ ’’اے عیسائی مشنریو! اَب ابنِ المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے، اے قومِ شیعہ! تو اس پر مت اصرار کر کہ حسین تمہارا منجی (نجات دہندہ) ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسینؓ سے بڑھا ہوا ہے‘‘۔

(دافع البلاء ص ۲۶،مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸)

نہ ماننے والوں کو گالیاں:

15۔ ’’میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی‘‘۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام ،مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۴۷۔۵۴۸ ج ۵)

مندرجہ بالا باتیں اگر ’’محبت سب کے لیے‘‘ ہیں تو جو اس زیادہ شدید محبت کی باتیں مرزا غلام احمد قادیانی نے کیں ہیں ہم اُن کو یہاں لکھنے سے قاصر ہیں ہمارا اخلاق اور مذہب ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی تعلیمات، خطابات اور ذاکرین سے نشستیں اس ویب سائٹ کے تعلیمات سیکشن میں ......اور گزشتہ سات سال سے زیادہ کا ڈیٹ وائز ریکارڈ ’’ای میلز‘‘ سیکشن میں.....موجود ہیں جن کو اچھی طرح کھنگال کر دیکھا جا سکتا ہے کہ تعلیماتِ حضرت گوہر شاہی (مدظلہُ العالی) کیا ہیں؟ اور معتقدین اور مخالفین سے کیا اندازِ تخاطب اختیار کیا گیا ہے۔اس آفیشل سائٹ کے علاوہ کسی اور سائٹ کے ہم ذمہ دار نہیں۔

خلاصہ تعلیماتِ گوہر شاہی (مدظلہُ العالی)

اللہ سے محبت:

☆۔ آپ نے فرمایا ہے کہ دِل کا تعلق محبت سے ہے۔اپنے قلوب کو اللہ کے ذکر میں لگاؤ تا کہ تمہارے اندر نور پیدا ہو جو تمہارے نفس کو پاک کرے اور قلب کو صاف کرے اور کہ تمہارے اندر اللہ کی محبت پیدا ہو۔

حضور پاک ﷺ سے محبت:

☆۔ ہماری رگ رگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے عشق میں تڑپتی ہے۔

☆۔ تمہارے اندر کی مخلوقیں جب اللہ کے ذکر سے طاقتور ہو جائینگی تو پھر تم سوچو گے حضور پاک ﷺ اس وقت کیا کر رہے ہونگے تو تم اُن (ﷺ) کے قدموں میں ہو گے۔پھر بقول بلھے شاہؒ:

لوکی پنج ویلے عاشق ہر ویلے　　　　لوکی مسیتی عاشق قدماں

☆۔ راہِ فقر سے محروم کر دیا جاتا ہے وہ شخص جس کا دِل محبت رسول ﷺ سے خالی ہو۔

☆۔ ہمارا ختم نبوت پر کامل ایمان ہے۔جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا خود کو نبی سمجھے وہ کافر اور اُس کے ماننے والے کافر۔

شریعت سے محبت:

☆۔ جس طرح سلطان باھُوؒ نے فرمایا کہ تجھے قسم ہے تو میرے پاس آ اور مجھے قسم ہے میں تجھ کو اللہ تک پہنچا دوں گا اسی طرح آج ہم بھی یہ کہتے ہیں تجھے قسم ہے تو ہمارے پاس آ اور ہمیں قسم ہے ہم تجھے اللہ تک پہنچا دیں گے۔

☆۔ جو ذاکرین طریقت کے ساتھ شریعت پر بھی عمل کریں گے ہمیں قسم ہے کہ ہم اُن کو اللہ تک پہنچا دیں گے۔

☆۔ شریعت قانون ہے اور مسلمانوں کو اس پر چلنا لازم ہے۔

اہل بیت سے محبت:

☆۔ راہِ فقر میں اہل بیت سے محبت کرنے والا جلدی اپنی منزل پر پہنچتا ہے۔

اولیائے کرام سے محبت:

☆۔ جب تم اپنے قلب سے اللہ اللہ کرو گے تو تمہارے اندر اللہ کی محبت پیدا ہو جائیگی اور پھر رسول اللہ ﷺ کی محبت پیدا ہو جائیگی اور اللہ کے دوستوں سے بھی محبت ہو جائیگی۔

مخلوق سے محبت:

☆۔ جب تم کو اللہ سے محبت ہو جائیگی تو پھر اُس کی ساری مخلوق سے محبت ہو جائیگی۔ پھر تم چیونٹی کا بھی خیال کرو گے۔

سب اولیاء اللہ کا دستور

یہی وہ طریق ہے جس پر تمام فقراء اور اولیاء اللہ................ازل سے چل رہے ہیں۔

صوفی برکت علی لدھیانویؒ نے اپنی کتاب ''اہل فقر کونین کی آبرو'' میں فرمایا ہے:

''عشق ہی نے فقر کو اللہ کی مخلوق سے متعارف کرایا، کہا: یہ...........تیرے رب کی مخلوق ہے۔

اس میں سبھی شامل ہیں......مومن بھی، کافر بھی، مشرک بھی، منافق بھی، نیک بھی، بد بھی، چرند بھی، پرند بھی، خزند بھی.......اور یہی تیرے رب کا کنبہ ہے اس کے ساتھ ہر معاملے میں احسان کر۔''

جب کہ علماء سوآج طالبان کے ساتھ ہیں جو بے دریغ قتل و غارت گری، اغواء، عصمت دری اور لوٹ مار کو جہاد سمجھتے ہوئے ملکی افواج کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں۔ یہی لوگ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات کے مخالف ہیں اور تمام اولیاء اللہ کی تعلیمات کے مخالف ہیں ان کے ہم خیال ہر طبقے میں ہیں جو مزارات کو گرانے اور ان پر بموں سے حملے کرنے کی تائید کرتے ہیں۔ اور سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی کی تعلیمات کو کبھی مرزائیت سے تشبیہ دیتے ہیں تو کبھی فتنہ قرار دیتے ہیں۔

''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم ہی تو فتنہ کو دور کرنے والے ہیں''